مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ایک لڑکی جو اپنے میکے میں رہ رہی ہے، جس کی شادی کو تقریبا 10 سال کا عرصہ گزر چکا ہے، وہ ناراض ہو کر آئی پھر لڑکی کی سوتیلی ماں نے اس کے شوہر کے درمیان غلط فہمی ڈالی کہ وہ لڑکی تمہارے ساتھ رہنا نہیں چاہتی، طلاق کا مطالبہ کر رہی ہے حالانکہ حقیقت میں ایسا کچھ نہیں تھا، نہ لڑکی کو کچھ معلوم تھا، پھر لڑکے نے مجبور ہو کر ایک طلاق دی، پھر اس کے بعد اگلے مہینے دوسری طلاق دی، جس کے الفاظ تھے، طلاق اول دیتا ہوں، طلاق دوئم دیتا ہوں، لڑکے نے کاغذات نہیں پڑھے صرف دستخط کیے، اس کے بعد لڑکے نے ملنے کی کوشش کی لیکن سوتیلی ماں نے یہ کہہ کر کہ لڑکی نہیں ملنا چاہتی روک دیا، پھر چار سال بعد تیسری طلاق پر بھی دستخط کروالیے، لڑکی نے کاغذات نہیں دیکھے گھر والے یونین کونسل سے لائے، لیکن لڑکی کو ابھی تک ٹھیک سے کچھ نہیں علم، برائے مہربانی رہنمائی فرمادیں کہ شریعت اس کے بارے میں کیا کہتی ہے کہ دو طلاق کے بعد تیسری طلاق چار سال بعد دی گئی جبکہ اس دوران کسی قسم کا رجوع نہیں ہوا، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے، کیا اب دونوں میاں بیوی کی حیثیت سے رہ سکتے ہیں۔

وضاحت: طلاق اول دیتا ہوں، طلاق دوئم دیتا ہوں، پہلی طلاق بھیجنے کے بعد دوسری طلاق ایک ماہ بعد بھیجی، اس کے بعد کسی بھی طرح قولی یا فعلی رجوع نہیں ہوا، تیسری طلاق چار سال بعد دی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بشرط صحت بیان سائلہ کو طلاق اول اور دوئم ایک ماہ کے وقفے سے دیں، جس سے دو رجعی طلاقیں واقع ہوئیں، پھر دوران عدت رجوع بھی نہیں ہوا، جس سے سائلہ نکاح سے نکل کر بائنہ ہو گئی، پھر چار سال بعد تیسری طلاق پر دستخط کر کے بھجوائی گئی، جس سے مزید کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ سائلہ طلاق کا محل ہی نہ تھی (سائلہ نہ نکاح میں تھی اور نہ ہی عدت میں)، لہذا صورت مسئولہ میں فریقین کی باہمی

رضامندی سے بغیر حلالہ شرعی دوبارہ شرعی طریقے پر نکاح ہو سکتا ہے، تاہم اس نکاح کے بعد شوہر کے پاس صرف ایک طلاق کا حق باقی ہو گا

١. كما في القرآن الكريم .(سورة البقرة ٢٢٩)
الطلاق مرتن فامساك بمعروف او تسريح باحسان .
٢. كما في جوهرة النيره كتاب الرجعة.(٢/١٢٧)
واذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية أو تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضـيت بذلك أو لم ترض، انما شـرط بقائها في العدة لأنها إذا انقضت زال الملك و حقوقه فلا تصح الرجعة بعد ذلك
٣. بدائع الصنائع: (فصل و اما الذى يرجع إلى المرأة، ١٢٦/٠٣)
"فلا يصح الطلاق الا فى الملک او فى علقة من علائق الملک وہی عدة الطلاق".
٤. رد المحتار: (باب الرجعة، مطلب فى العقد على المبانة، ٠٣/٤٠٩، ط: سعيد)
"وينكح مبانته بما دون الثلاث في العدة وبعدہا بالإجماع ومنع غيره فيها لاشتباه النسب".
٥. تعليقات فتاوى محمودية: (باب الرجعة، ١٣/٣٧٠)
"ولو تزوجها قبل إصابة الزوج الثاني ، كانت عنده بما بقي من الطلاق"والله تعالٰی اعلم بالصواب

الجامعۃ الاشرفیۃ دار الافتاء شارع فیروز پور لاہور

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۴/صفر المظفر/۱۴۴۵ھ

2023/09/11ء

دار الافتاء
رقم الافتاء: 158/03
التاریخ: 11/9/23
الجامعۃ الاشرفیۃ شارع فیروز پور لاہور

الجواب صحیح
۲۴ صفر ۱۴۴۵ھ
11/9/2023

الجواب صحیح